شیخ عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ کی کتاب

نور البصائر والألباب

سے کتاب الزکوٰۃ والصیام

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم

كتاب الزكاة

و هي أحد أركان الإسلام و هي فرضٌ على كُلِّ مُسلِمٍ , صغيرٍ أو كبيرٍ , عاقلٍ أو غيره , عنده مال زكَوي , كامل النصاب , وقد حالَ عليه الحول, وذلك في أربعةِ أصنافٍ.

زكاة بهيمة الأنعام: أحدها : المواشي , من الإبل والبقر والغنم , إذا كانت للدَّرِّ أو النسل, وبلغت نصاباً.

نصاب الإبل: فنصاب الإبل : خمسٌ , وفيها شاة , ثم في كل خمس شاة , فإذا بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت مخاض , وهي التي تم لها سنة. وفي ست وثلاثين بنت لبون, لها سنتان. و في ست وأربعين حقة لها ثلاث سنين . و في إحدى و ستين جذعة , لها أربع سنين. وفي ست وسبعين ابنتا لبون. وفي إحدى وتسعين حقتان . وفي إحدى وعشرين ومائة ثلاث بنات لبون. ثم يستقر السن الأوسط, في كل أربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة.

نصاب البقر : وأما نصاب البقر : فثلاثون فيها تبيع , له سنة . وفي أربعين مسنة لها سنتان. ثم في كل ثلاثين تبيع و في كل أربعين مسنة.

نصاب الغنم : وأما نصاب الغنم : فأربعون فيها شاة . وفي مائة وإحدى وعشرين شاتان. و في مائتين وواحدة ثلاث شياة . ثم في كل مائة شاة . وما بين الفرضين في جميع هذه المسائل عفو لا شيء فيه.

فصل: وأما النوع الثاني : زكاة الحبوب والثمار : فهو الخارج من الأرض , من حبوب و ثمار , مكيلة مدخرة , ونصابها : خمسة أوسق , و هي : ثلاثمائة صاع بصاع النبي ﷺ. فتجب زكاتها إذا بلغت ذلك وقت الحصاد والجذاذ : عُشر كامل فيما سُقِي بلا

مؤنة كالأنهار والأمطار , وما كان بعلا يشرب بعروقه . ونصف العُشر إذا كان يُسقى بمؤنة , كالذي يُسقى بالنضح والمكائن ونحوها.

فصل: زكاة النقدين وعروض التجارة : النوع الثالث والرابع : زكاة النقدين و عروض التجارة. ونصابها :خمس أواق من الفضة , و مقدارها في الريال العربي : ست و خمسون ريالا, وما كان مقدارها من العروض.

والعروض : كل ما أُعد للبيع والشراء لأجل الربح ,من حيوانٍ وأثاثٍ وسلعٍ وغيرها حتى العقارات إذا قُصد بها العروض. فإذا تم الحول قوم ما عنده من عروض التجارة وضمها إلى ما عنده من النقد , وأخرج من الجميع ربع العُشر , والله أعلم.

زكاة الفطر :وقد فرض رسول الله ﷺ زكاة الفطر صاعاً من طعام أو تمر أو زبيب أو أقط أو شعير على الذكر والأنثى والصغير والكبير والحر والرقيق وأمر أن تؤدَّى قبل صلاة العيد . وكان الصحابة يُخرجونها قبل العيد بيوم أو يومين.

فصل:مصارف الزكاة والمستحقون للزكاة : هم الثمانية المذكورون في قوله تعالى : إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبة : ٦٠) .لا تُصرف لغير هؤلاء المذكورين من طرق الخير.

فصل : الأموال التي لا تجب فيها الزكاة : وأما البيت الذي يسكنه الإنسان والعقار الذي يقتنيه والفرش والأواني التي يستعملها والحيوانات – غير الإبل والبقر والغنم – فلا زكاة فيها , إلا إذا كانت للتجارة فتُزكَّى زكاة عروض التجارة.

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک ہے، اور یہ ہر مسلمان پر فرض ہے بڑا ہو یا چھوٹا، عقلمند ہو یا غیر عقلمند، جس کے پاس زکوٰۃ کا مال ہو جس پر نصاب پورا ہو چکا ہو اور اس پر سال گزر چکا ہو۔

اور یہ چار قسم کے مال ہیں:

مویشی جانوروں پر زکوٰۃ: اور یہ مویشی جانور: اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری ہیں اگر یہ دودھ یا نسل کے لئے ہوں اور ان کا نصاب پورا ہو چھا ہو۔

اونٹ کا نصاب: اونٹ کا نصاب: پانچ اونٹ ہیں، جن پر ایک بکری ہے، پھر ہر پانچ پر ایک بکری ہے۔ اور جب ان کی تعداد پچیس ہو جائے تو ان پر ایک بنت مخاض ہے، اور یہ وہ اونٹنی ہے جو ایک سال کی ہو چکی ہو۔ اور جب اونٹوں کی تعداد چھتیس ہو جائے تو ان پر ایک بنت لبون ہے جو دو سال کی اونٹنی ہے۔ اور چھیالیس (اونٹوں) پر حقہ ہے اور یہ تین سال کی اونٹنی ہے۔ اور اکسٹھ پر جذعہ ہے جو چار سال کی اونٹنی ہے۔ اور چھہتر پر دو بنت لبون ہیں، اور اکیانوے پر دو حقہ ہیں اور ایک سو اکیس پر تین بنت لبون ہیں۔ پھر ان کے درمیانی سن مستقر ہو گا، ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے۔

گائے کا نصاب: تیس گائے پر ایک تبیع ہے جو ایک سال کا بچھڑا ہے اور چالیس پر مسنہ ہے جس کا دو سال پورا ہو چکا ہے۔ پھر ہر تیس پر ایک تبیع ہے اور ہر چالیس پر ایک مسنہ ہے۔

بھیڑ بکری کا نصاب: چالیس پر ایک بکری اور ایک سو اکیس پر دو بکریاں، اور دو سو ایک پر تین بکریاں پھر ہر سو پر ایک بکری۔

اور اوپر مذکور تمام مسائل میں دو فرضین کے بیچ میں جو ہے اس پر (الگ سے) کچھ نہیں۔

فصل دوسری قسم: اناج اور پھل (میوں) پر زکوۃ:

یہ وہ چیزیں ہیں جو زمین سے اگتی ہیں، اناج اور پھل میوں میں سے، جو ماپے اور زخیرہ کئے جاتے ہیں، اور ان کا نصاب پانچ اوسق ہے اور یہ تین سو صاع نبی ﷺ کے صاع کے مطابق ہوتا ہے۔ تو جب ان کی مقدار فصل کی کٹائی کے وقت اتنی پہنچ جائے تو ان پر زکوۃ واجب ہو جائے گی: جس (فصل) کی آبیاری بغیر مشقت کے ہوئی ہو جیسے ندی یا بارش سے یا زمینی نمی اور رطوبت سے سیر اب ہوئی ہو تو اس میں پورا دسواں حصہ ہے، اور بیسواں حصہ ہوگا اگر اس (فصل) کی آبیاری مشقت سے کی گئی ہو جیسے پانی لا کر آبیاری کی گئی ہو یا مشین وغیرہ کے ذریعہ سیر اب کیا گیا ہو۔

فصل نقدین اور تجارتی سامان میں زکوۃ:

تیسری اور چوتھی قسم: سونے چاندی اور تجارتی سامان پر زکوۃ: اور اس کا نصاب: پانچ اوقیہ چاندی ہے ،اور عربی ریال میں اس کی قیمت چھپن ریال ہے، اور اس مقدار تک جو تجارتی سامان پہنچتا ہو (اس پر بھی زکوۃ ہے)۔

اور تجارتی سامان وہ ہے جسے خرید و فروخت کے لئے تیار کیا گیا ہو تاکہ اس سے مالی منفعت حاصل کی جائے، جن میں جانور، سامان، تجارتی مال وغیرہ ہیں یہاں تک کہ رئیل اسٹیٹس بھی جن کا مقصد کرایہ وصولنے یا بیچنے کے لئے تیار کیا گیا ہو۔ تو جب ان پر سال پورا ہو جائے تو جو تجارتی مال اس کے پاس ہیں ان کی قیمت نکالی جائے گی اور جو نقد اس کے پاس ہیں اس میں اسے شامل کرنے کے بعد تمام پر سے اس کا چالیسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

زکوۃ الفطر: رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ الفطر کو فرض کیا ہے، ایک صاع گیہوں یا کھجور یا کشمش یا پنیر یا جو میں سے، مرد و زن پر، چھوٹے اور بڑے پر، آزاد اور غلام پر اور حکم دیا کہ اسے عید کی نماز سے قبل ادا کر دیا جائے۔ اور صحابہ اسے عید سے ایک یا دو دن قبل نکالتے تھے۔

فصل زکوٰۃ کے مصارف اور مستحقین آٹھ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مذکور ہیں:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پر چائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم اور حکمت والا ہے) (التوبة : ٦٠)

زکوٰۃ اس آیت میں مذکور مصارف کے علاوہ کسی اور خیر کے راستوں میں صرف نہیں کئے جائیں۔

فصل جن اموال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے:

ایسا گھر جس میں انسان رہتا ہے، یا وہ رئیل اسٹیٹس جو اس نے لیا ہے، بستر، برتن جسے وہ استعمال کرتا ہے اور جانور سوائے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کے تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے سوائے اس حالت میں کہ وہ تجارتی سامان ہو تو ان کی تجارتی سامان کے طور پر زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

كتاب الصيام

صيام رمضان أحد أركان الإسلام و مبانيه و هو فرض على كل مكلف قادر, فمن كان مريضاً مرضاً لا يُرجى زواله أو كان كبيراً لا يستطيع الصيام بالكلية , أطعم عن كل يوم مسكينا , ومن كان مريضاً مرضاً يُرجى زواله , أو مسافراً , فله الفطر في رمضان , و يقضي بعدده أياماً أُخر.

ويجب الإمساك عن المفطرات من طلوع الفجر الثاني إلى غروب الشمس , وهي الأكل والشرب والجماع ومقدماته ,والحجامة , والقيء عمداً , وما سوى ذلك فلا دليل على الفطر به كالإكتحال ونحوه.

ويتأكد في حقِ الصائم ترك جميع المحرَّمات من أقوال و أفعال ,وإذا سابَّه أحدٌ أو شاتمه فليقل له – زاجراً له ولنفسه –: إني امرؤ صائم. وينبغي للصائم الاشتغال بأنواع العبادات وأن يؤخِرَ السحور ويُقدِمَ الفطور على رطب , فإن عدم فتمر , فإن تعذر فماء . ويدعو في صيامه وعند فطره.

فصل : صوم التطوع : ويستحب صيام الأوقات الفاضلة : كإتباع رمضان بستٍّ من شوال , وعشر ذي الحجة , وخصوصاً يوم عرفة, وصوم المحرم و خصوصاً التاسع والعاشر و ثلاثة أيام من كل شهر , وينبغي أن تكون الثلاثة عشر والأربعة عشر والخمسة عشر والإثنين والخميس . ويسن الإعتكاف في عشر رمضان الأخيرة , ليتجرد لعبادة الله وليتحرى فيها ليلة القدر وتتأكد في أوتار العشر. ومن صام رمضان وقامه وقام ليلة القدر إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه.

کتاب الصیام

رمضان کا روزہ اسلام کے ارکان اور اس کی بنیادوں میں سے ایک ہے، اور یہ ہر مکلف پر فرض ہے جو قادر ہے۔ تو جو شخص ایسی بیماری سے بیمار ہے جس کے ٹھیک ہونے کی امید نہیں یا وہ عمر رسیدہ ہے جو پوری طرح سے روزہ رکھ ہی نہیں سکتا، تو ایسے لوگ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گے۔ اور جو شخص بیمار ہے جس بیماری سے شفایابی کی امید ہے، یا وہ مسافر ہے تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے اور چھوٹے ہوئے دنوں کی بعد میں قضا کرے گا۔

مفطرات (روزہ توڑنے والی چیزوں) سے رکنا واجب ہے طلوعِ فجر سے لے کر غروب آفتاب تک، اور یہ (مفطرات) ہیں: کھانا، پینا، جماع اور اس کے مقدمات، حجامہ، جان بوجھ کر قئے کرنا؛ اور ان کے سوا کسی اور چیز سے روزہ ٹوٹنے کی دلیل نہیں ہے جیسے سرمہ لگانا وغیرہ۔

اور روزے دار کے حق میں تاکیداً تمام قسم کے محرمات چاہے وہ اقوال ہوں یا افعال ان سے بچنا ضروری ہے۔ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ ڈانٹ کے طور پر اس سے اور خود اپنے آپ کو کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

روزے دار کو چاہئے کہ وہ مختلف قسم کی عبادتوں میں مشغول رہے، اسے سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنی چاہے اور تر کھجور سے افطار کرنا چاہئے، اور اگر وہ نہ ملے تو چھوہارے سے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو پانی سے۔ اور اپنے روزے کی حالت میں اور افطار کے وقت دعا کرے۔

فصل نفلی روزے: اوقاتِ فاضلہ میں روزے رکھنا مستحب ہے: جیسے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنا، عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا خاص کر یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا، محرم کا روزہ رکھنا خاص کر

نو اور دس محرم کا روزہ، ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور چاہئے کہ یہ تین روزے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے ہوں (تو بہتر ہے) اور اسی طرح پیر اور جمعرات کے روزے رکھنا۔

رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت ہے، تاکہ وہ اللہ کی عبادت کے لئے فارغ ہو، تاکہ وہ لیلۃ القدر کو پالے اور یہ طاق راتوں میں زیادہ متاکد ہے۔

اور جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا اور لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان اور اجرو ثواب پانے کے لئے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

تمَّت بِحَمدِ اللهِ تعالى ترجمة باللغة الأردوية من كتابي الزكاة والصيام من نورِ البصائرِ والألباب للعلامة عبد الرحمن بن ناصر السعدي , يوم الأربعاء ثاني عشر من شهر شعبان سنة ثلاث وأربعين بعد الأربعمائة والألف